نوجوانوں کے لئے نقوش سیرت النبی

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی مدظلہم
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

عن انسؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَااَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًامِّنْ اَجَلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَسِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ. (رواہ الترمذی)

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے تعظیم وتکریم کی تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے وقت ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم کرے گا۔''

زمانہ جوانی میں انسانی قوتیں بھی اپنے عروج پر ہوتی ہیں، سوچنے کی طاقت، عمل کی قوت، غصہ کی طاقت اور ہر قسم کی قوت پر اسے ناز بھی ہوتا ہے اس لیے جوانی میں انسان سرکشی کی طرف بھی زیادہ مائل ہوتا ہے لیکن اگر انسان زمانہ جوانی میں سنبھل جائے تو یہ واقعی ایک مثالی جوان ہوتا ہے غالبًا اسی لیے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

درجوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

جوانی میں پرہیزگاری کی زندگی گزارنا پیغمبروں کا طریقہ ہے اور واقعی بہت بڑا کمال ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بہت سے کمالات میں سے ایک کمال اللہ تعالیٰ نے یہ بھی عطا فرمایا تھا کہ جوانی ہی میں آپ نے اپنی صلاحیتوں اور خوبیوں کا لوگوں سے اعتراف کروالیا، نبوت ملنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چالیس سال تک کی جوانی کی زندگی اپنی قوم میں گزار چکے تھے اس زندگی کی پوری تصویر اور اس کا ہر رخ آج تک محفوظ ہے یہ چالیس سالہ زندگی سچائی، دیانت اور خدمت خلق جیسے اعلیٰ اوصاف سے بھرپور ہے جس کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں نے بھی صادق اور امین کے لقب سے پکارا جب آپ کو نبوت ملی تو آپ نے اپنی سچائی کے ثبوت میں اپنی اسی چالیس

سالہ زندگی کو پیش فرمایا آپ کی جان کے دشمن آپ کے دین اور دعوت کے دشمن کو بھی اس بات کی ہمت نہ ہوسکی کہ آپ کی سابقہ زندگی پر انگلی اٹھا سکے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ آپ کی جوانی کی حالت میں پاکیزہ زندگی ہے ایسی صاف ستھری اور اخلاق سے آراستہ زندگی جس کے دوست و دشمن سب ہی معترف ہیں۔ آپ کے چچا ابوطالب کے الفاظ ہیں کہ میں نے اپنے بھتیجے کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا اور اسے کبھی گلیوں میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا۔

آج ہمارے معاشرہ میں نوجوان کے سب سے زیادہ عیب اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے معاشرے کے بزرگ آج کے نوجوان پر کوئی ذمہ ڈالنے سے گریز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جوانی کے زمانے میں حجر اسود کی تنصیب جیسے ذمہ دارانہ کارنامے انجام دیئے۔

جب بارشوں کی وجہ سے سیلاب آیا کعبہ کا کچھ حصہ گر گیا مختلف قبیلوں نے مل کر دوبارہ تعمیر کیا حجر اسود لگانے کا سوال اٹھا تو فساد کا خطرہ ہوا طے ہوا کہ جو سب سے پہلے کل صبح بیت اللہ میں داخل ہو وہ رکھے گا سب نے پہلے پہنچنے کی کوشش کی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے موجود تھے آپ نے بڑی عمدہ تدبیر کے ساتھ حجر اسود رکھوایا اور ایک بہت بڑا مسئلہ آپ نے نوجوانی میں حل فرمایا۔ جوانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت اور رحمت کی مثال تھے' کسی کی تکلیف کو دیکھ کر مدد کے لیے تیار ہو جاتے' ایک بڑھیا کو دیکھا' بوجھ اٹھائے جا رہی تھی، کمر بوجھ تلے جھکی جا رہی تھی' پتھر دل لوگ ہنس رہے تھے' آپ نے آگے بڑھ کر بڑھیا کا بوجھ اپنے کندھے پر رکھا اور لوگوں سے کہا ایک کمزور بڑھیا کا مذاق اڑانا جوانی کا شیوہ نہیں مردانگی یہ ہے کہ اس کا بوجھ بٹادو۔ جوانی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وقت کا کافی حصہ بوڑھوں بیماروں اور معذور لوگوں کی دیکھ بھال پر صرف فرماتے تھے۔ ان کے چھوٹے بڑے کام کرتے ایک روز ایک قریشی سردار نے کہا کتنی شرم کی بات ہے تم اپنے خاندان کو بٹہ لگاتے ہو' تم اونچے گھرانے کے چشم و چراغ ہو اور اس طرح غریبوں کے کام کام کرتے ہو۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرا پردادا ہاشم قریش کا سردار تھا مگر وہ بھی سب کی خدمت کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یتیموں سے بھی بڑی محبت تھی' ایک بچے کو کمزور بے لباس دیکھا' اس سے وجہ پوچھی وہ رو پڑا اور بھوک کی شکایت کی' آپ کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے' آپ لڑکے کو گھر لے گئے کھانا کھلایا اور کپڑے پہنائے۔ جوانی میں میں معاشرتی ذمہ داریاں پیش آئیں تو تجارت کو ذریعہ معاش بنایا تجارت کی کامیابی کا علم مکہ کی مالداری خاتون بی بی خدیجہ کو ہوا تو اپنے کارندوں کے ذریعہ شام کے سفر تجارت پر بھیجا اپنے معتبر غلام میسرہ کو بھی ساتھ کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی دیانت اور محنت سے کام کیا کہ حضرت خدیجہ کو توقع سے زیادہ منافع

ہوا۔میسرہ کے ذریعہ نیکی اور دیانت کا معیار سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کا پیغام بھیجا۔اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔حضرت خدیجہؓ کی صورت میں ایک نیک اور خدمت گزار بیوی ملی ان کے ہمراہ بڑی پرسکون اور خوشگوار، جوانی میں خانگی زندگی گزاری۔ان سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں بیٹے چھوٹی عمر میں وفات پا گئے' باقی ان کی چاروں بیٹیوں کی شادیاں ہوئیں۔کامیاب جوانی کی زندگی میں ایک کامیاب انسان، ایک کامیاب باپ، خاونداور پھر کامیاب تاجر کی زندگی گزری، یہاں تک کہ چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جوانی کی زندگی میں آج کے جوان کو جو نقوش ملتے ہیں ان میں بنیادی اور بہت گہرا نقش تو یہ ہے کہ آج کا جوان اپنی جوانی میں سچائی اور دیانت اور شرافت کا پیکر بن جائے اور اس کی خوبیوں کے معترف سب سے پہلے اس کے گھر والے ہوں جن کے ہمراہ وہ دن رات گزارتا ہے پھر اس کے رشتہ دار اس کی خوبیوں کے معترف ہوں اور آج کے نوجوان پر جب معاشی ذمہ داریاں آ جائیں تو یہ کامیابی سے ان ذمہ داریوں کو نبھائے اور یہی خوبیاں اس قدر کمال کی ہوں کہ وہی اس کی شادی کا سبب بن جائیں، اور اس کے بعد خاونداور پھر باپ بننے کے بعد اپنی پوری زندگی میں ہر مرحلہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے رہنمائی حاصل کرتا رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریم میں مکارم اخلاق، محامد صفات، اور ان کی کثرت وقوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآن کریم میں مدح وثنا فرمائی ہے۔ارشاد ہے:......وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم ''بلاشبہ آپ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں۔''نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعثت لاتمم مکارم الاخلاق......''مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذات مقدس میں تمام محاسن ومکارم اخلاق جمع تھے اور کیوں نہ ہوں جبکہ آپ کا معلم حق تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنُ ......''آپ کا اخلاق قرآن تھا۔''اس کے ظاہری معنیٰ یہ ہیں کہ جو کچھ قرآن کریم میں اخلاق وصفات محمودہ مذکور ہیں آپ ان سب سے متصف تھے۔ (اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ)